چھ صفات
حضرت مولانا شیخ نصر اللہ صاحب شاھی
امام مسجد قباء - بی ٹی ایم - بنگلور
باہتمام: محمد آزاد عالم اشاعتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم اَمّا بَعْد
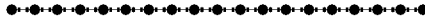
میرے محترم بھائیو بزرگو اور دوستو، تمام انسانوں کی کامیابی اللہ تعالیٰ نے اس مبارک دین میں رکھی ہے جسکی زندگی میں دین ہوگا وہ ن اور آخرت میں کامیاب ہوگا، اور جس کی زندگی میں دین نہ ہوگا وہ دنیا اور آخرت میں ناکام ہوگا،

صحابہؓ نے حضورِ اکرم ﷺ کے صحبت میں رہکر بہت سارے صفات سیکھے ہیں ان میں سے چھ صفات پر عملی مشق کرنے سے انشاء اللہ پورے دین پر چلنا اسان ہوگا،

۱) پہلا- ایمان (کلمہ)

۲) دوسرا- نماز

۳) تیسرا- علم و ذکر

۴) چوتھا- اکرامِ مسلم

۵) پانچواں- اخلاصِ نیّت

۶) چھٹا- دعوت الی اللہ

ان چھ صفات کو اپنے اندر لانے کے لئے تین چیزوں کا جاننا ضروری ہے،

(۱) مقصد

(۲) فضیلت

(۳) حاصل کرنے کا طریقہ،

ایمان کا کلمہ:- لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ ۔ ہے

اس کے دو جز ہیں، پہلا (ا):لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰه دوسرا محمد الرسول الله

پہلا (ا)-لَاالٰهَ اِلَّااللّٰه

مقصد:- لَااِلٰه َاِلَّااللّٰه کا مقصد یہ ھیکہ ہمارے دلوں کا یقین صحیح ہو جائے ایک اللہ سے ہونے کا یقین ہمارے اندر آجائے۔اور غیر اللہ سے ہونے کا یقین ہمارے اندر سے نکل جائے،

اس دنیا میں جتنی بھی چیزیں ہیں وہ نفع اور نقصان پہنچانے میں ایک اللہ کی محتاج ہیں،اور اللہ تعالیٰ کسی ایک کا بھی محتاج نہیں،

دنیا جب سے بنی ہے تب سے لیکر اب تک جو کچھ ہوا ہے اچھا یا برا وہ ایک اللہ کے کرنے سے ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک اللہ کر رہے ہیں،اور جو کچھ قیامت تک ہوگا وہ ایک اللہ ہی کرینگے۔اس کا یقین ہمارے دلوں کے اندر سو فیصد آجائے،

فضیلت:- ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ دنیا میں ایک بھی ایمان والا رہیگا تو اللہ تعالیٰ ساری دنیا کا نظام چلائینگے،اور اس دنیا میں ایک بھی ایمان والا نہ رہیگا تو اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کو توڑ کر قیامت قائم کر دینگے؛

دوسرا (۲) مُحَمَّدٌالرَّسُوْلُ اللّٰه

مقصد:- محمد الرسول الله کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے دلوں کے اندر یہ یقین آجائے کہ حضورِ اکرم ﷺ کے طریقے میں سو فیصد کامیابی ہے،اور غیروں کے طریقے میں سو فیصد ناکامیابی ہے۔ اس کا یقین ہمارے اندر بیٹھ جائے،

مثلاً کھانے میں پینے میں سونے میں پہننے اوڑھنے میں بات چیت میں معاملات میں معاشرت میں مسجد میں بازار میں غرض ہر چیز میں،ہماری پوری زندگی حضور اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو۔

فضیلت:-ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو میری سنّت سے محبت کریگا حقیقت میں وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔اور جو مجھ سے محبت کریگا وہ میرے ساتھ جنت میں رہیگا،،

اور ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کے جو کوئی بندہ فتنے اور فساد کے زمانے میں جب کہ میری سنت اور طریقوں کو مٹایا جارہا ہو ایک سنت پر بھی عمل کریگا تو اس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملیگا ،

حاصل کرنے کا طریقہ

اس ایمان کی حقیقت کو حاصل کرنے کے لئے چار لائن کی محنت کرنا ضروری ہے ،

(۱) فضائل کی حلقوں میں بیٹھ کر ایمان کی فضیلت کو خوب سننا ،

(۲) ایمان کی حقیقت کو لوگوں میں چل پھر کر خوب دعوت دینا ،

(۳) ایمان کی حقیقت کو رو رو کر دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے خوب مانگنا ،

(۴) ایمان کی حقیقت کو اپنے اندر لانے کے لئے عملی مشق کرنا ،

چار طریقوں سے عملی مشق کریں :-

(۱) آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو خوب دیکھے ،

(۲) کان سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو خوب سنیں ،

(۳) زبان سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو خوب بولیں ،

(۴) دماغ سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو خوب سوچیں ،

ایمان کے بعد سب سے پہلا حکم نماز کا ہے :-

مقصد :- نماز کا مقصد یہ ہے کہ ہماری چوبیس [۲۴] گھنٹے والی زندگی نماز والی صفت پر آجائے ۔اور نماز کے ذریئے سے ہم اللہ تعالیٰ سے لینے والے بن جائے ۔یعنی جس طرح ہم نماز کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اور حضور اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق پڑھتے ہیں اسی طرح ہماری باہر کی زندگی بھی اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق بن جائے ،

فضیلت :- ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امّت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی ہے ۔اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا ،اور نماز دین کا ستون ہے ۔نماز کا درجہ دین

میں ایسا ہے جیسا کہ بدن میں سر کا درجہ ہے۔جیسے بغیر سر کے انسان نہیں۔اسی طرح بغیر نماز کے دین نہیں،

ایک اور حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو پورے اہتمام کے ساتھ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت میں داخل فرمائینگے،

حضرت مولانا یوسف صاحبؒ کا قول ہے کہ ساری مخلوق کو دل کے اندر سے نکالنے کا نام ایمان ہے ۔اور ساری مخلوق کے اندر سے نکالنے کا نام نماز ہے،

حاصل کرنے کا طریقہ :-

اس نماز کی حقیقت کو حاصل کرنے کے لئے چار لائن کی محنت کرنا ضروری ہے،

(۱) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر نماز کی حقیقت کو خوب سننا،

(۲) نماز کی حقیقت کو لوگوں میں چل پھر کر خوب دعوت دینا،

(۳) نماز کی حقیقت کو رورو کر دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے خوب مانگنا،

(۴) نماز کی حقیقت کو اپنے اندر لانے کے لئے عملی مشق کرنا،

چار طریقوں سے عملی مشق کریں:-

(۱) نماز کے ظاہر کو صحیح کریں یعنی۔وضو۔غسل۔تکبیر تحریمہ سے لیکر سلام پھیرنے تک جتنی بھی چیزین زبان سے پڑھی جاتی ہیں اور بدن سے کی جاتی ہیں، جیسے قرأت، رکوع۔سجدہ۔قعدہ وغیرہ سب سنت کے مطابق کریں،

(۲) نماز کے باطن کو صحیح کریں۔نماز کا باطن یہ ہے کہ نماز میں یہ دھیان رہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اور اگر یہ کیفیت حاصل نہ ہو تو کم از کم یہ دھیان رہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے،

(۳) جب بھی کوئی تکلیف اور مصیبت پہنچے تو سب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھکر دعا مانگے،

(۴) لمبی لمبی نمازیں پڑھکر خشوع وخضوع حاصل کرنے کی مشق کریں،

علم و ذکر

عبادات کوصحیح کرنے کے لئے۔خصوصاً،نماز کودرست کرنے کے لئے علم وذکرکوحاصل کرناضروری ہے: علم ایک راستہ ہےاورذکر ایک روشنی ہے جیسے روشنی کے بغیرراستے پر چلنامشکل ہوتاہےاسی طرح ذکر کے بغیرعلم پرعمل کرنامشکل ہے،

مقصد

علم کامقصدیہ ہے کہ ہمارے اندرکی تحقیقات کاجزبہ پیداہوجائے اورحلال وحرام کی پہچان ہوجائے جیسے صحابہؓ نے ہرچیزکوپوچھ پوچھ کرکرتے تھے۔اگربھول سے کوئی غلطی ہوجاتی توپریشان ہوجاتے اوربےچین ہوجاتے،جیسے حضرت ابوبکرصدّیقؓ ایک مرتبہ بھوک کی حالت میں تھےانکےغلام نے انکوکچھ کھانادےدیااورانہوں نے کھالیا۔کھانے کے بعدپوچھاتووہ کھاناشک والامعلوم ہوا۔توحضرت ابوبکرصدیقؓ نے اپنے منہ مین انگلی ڈال کرقئےکرناشروع کردیالیکن ایک لقمہ جوبھوک کی حالت میں کھایاتھاوہ نہیں نکلا توپانی کابہت بڑاپیالہ منگوایاپانی پی پی کراس لقمہ کوبھی نکال دیا،

اس طرح حضرت عمرؓ کوانکےغلام نے کہیں سے دودھ لاکردیاآپ نے پی لیابعدمیں پوچھاتوپتہ چلا وہ دودھ صدقے کاتھاتوفوراًآپ نے منہ میں ہاتھ ڈالکربڑی مشکل سے قئے کےذریعےاس کونکالا،

توان واقعات سے معلوم ہواکہ صحابہؓ کےاندرتحقیقات کاجزبہ بہت تھاکہ معلوم ہوجانے کے بعدبےچین ہوجاتےتھے:۔ توعلم سے یہی چاہاجاتاہے کہ ہمارے اندرتحقیقات کاجزبہ پیداہوجائے اورہم کوحلال وحرام کی پہچان ہوجائے،

فضیلت :- ایک حدیث پاک کامفہوم ہے کہ حضوراکرم ﷺ فرمایاکہ تمام مسلمان مرداورعورت پردین کااتناعلم کاسیکھنافرض ہےجس سے حلال وحرام کی تمیزہوسکے،

اورایک حدیث پاک کامفہوم ہے کہ جوشخص علم حاصل کرنے کے لئے جاتاہےتوفرشتے اسکےپیرکے نیچے اپنے پربچھادیتےہیں اوردنیاکی ہرچیزاس کے لئے مغفرت کی دعاکرتی ہے۔یہاں تک کہ سمندرکی

مچھلیاں جنگل کے جانور بلوں میں رہنے والے سانپ بچھو سب مغفرت کی دعا کرتے ہیں،

علم دو طرح کا ہوتا ہے :-

(۱) فضائل والا علم۔

(۲) مسائل والا علم۔

(۱) فضائل والا علم اسلئے حاصل کرنا ہے کہ ہمارے اندر عمل کا شوق پیدا ہو جائے،

(۲) مسائل والا علم اسلئے حاصل کرنا ہے کہ عمل صحیح ہو جائے،

پانچ قسم کا علم جاننا ضروری ہے:-

(۱) ایمانیات کا۔

(۲) عبادات کا۔

(۳) معاملات کا۔

(۴) معاشرت کا۔

(۵) اخلاقیات کا۔

حاصل کرنے کا طریقہ

اس علم کو حاصل کرنے کے لئے چار لائن کی محنت کرنا ضروری ہے

(۱) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر علم کی فضیلت کو خوب سننا ہے،

(۲) علم کی حقیقت کو لوگوں میں چل پھر کر خوب دعوت دینا ہے،

(۳) علم کی حقیقت کو رو رو کر دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالٰی سے خوب مانگنا۔ اور

(۴) علم کی حقیقت کو اپنے اندر لانے کے لئے عملی مشق کرنا،

چار طریقوں سے عملی مشق کریں:-

(۱) معتبر علمائے دین کی کتابوں کو پڑھیں،

(۲) معتبر علمائے دین کی مجلسوں میں بیٹھیں،

(۳) علم جو سیکھا ہے اس پر عمل کریں،

(۴) گناہ سے بچیں،

مقصد :-

ذکر سے یہ چاہا جاتا ہے کہ ہمارے دلوں کے اندر اللہ تعالیٰ کا دھیان پیدا ہو جائے،

ہم جو بھی کام کریں ہم کو ہر جگہ اللہ ہی اللہ نظر آئے۔ جیسے صحابہؓ کے زمانے میں جنگل کے رہنے والے کو بھی اللہ تعالیٰ کا دھیان تھا، جیسے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کے زمانے میں ایک چرواہا جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ ایک بکری مجھے دے دو اس نے کہا کہ یہ بکریاں میرے مالک کی ہیں۔ میرے نہیں ہیں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرمایا تیرے مالک کو کہاں پتہ چلیگا اس سے کہہ دینا کہ بھیڑیا کھا گیا۔ اس چرواہے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہاں چلا گیا؟:

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اس چرواہے کی نگاہ میں ہر جگہ اللہ ہی اللہ تھا،

اسی طرح حضرت عمرؓ کہ زمانے میں ایک ماں اپنی بیٹی کو کہہ رہی تھی کہ بیٹی دودھ میں پانی ملا دے۔ اس بیٹی نے کہا حضرت عمرؓ نے منع فرمایا ہے۔ اسکے ماں نے کہا کہ حضرت عمرؓ کہاں دیکھ رہے ہیں؟ تو اس بیٹی نے کہا کہ حضرت عمرؓ تو نہیں دیکھ رہے ہیں لیکن حضرت عمرؓ کا خدا تو دیکھ رہا ہے،

اس واقعہ سے معلوم ہوا دودھ بیچنے والی غریب بیٹی کی نگاہ میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ تھا:۔

تو ذکر سے یہ چاہا جاتا ہے کہ ہم کو ہر وقت ہر جگہ اللہ تعالیٰ یاد آئے۔ ایسے دھیان کو حاصل کرنے کے لئے خوب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا:۔

فضیلت :- ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ کل قیامت کے دن سات آدمی ایسے ہونگے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے کے نیچے جگہ عطا فرمائینگے ان سات میں سے وہ بھی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگے،

ایک اور حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جنّت کہ آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ذکر کرنے والوں کے لئے ہے،

اور ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جنت میں جانے کے بعد جنت والوں کو دنیا کی کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزر گئی ہوگی،

حاصل کرنے کا طریقہ :۔اس ذکر کی حقیقت کو حاصل کرنے کے لئے چار لائن کی محنت کرنا ضروری ہے؛

(۱) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر ذکر کی فضیلت کو خوب سننا،

(۲) ذکر کی حقیقت کو لوگوں میں چل پھر کر خوب دعوت دینا۔اور

(۳) ذکر کی حقیقت کو رو رو کر دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے خوب مانگنا،

(۴) ذکر کی حقیقت کو اپنے اندر لانے کے لئے عملی مشق کرنا،

چار طریقوں سے عملی مشق کریں:۔

(۱) قرآن شریف دھیان کے ساتھ پڑھیں؛

(۲) مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں،

(۳) انفرادی دعاؤں کا اہتمام کریں،

(۴) صبح اور شام کی تین تین تسبیحات کا اہتمام کریں،

اکرامِ مسلم

ان صفات کے ساتھ اکرام اور اخلاق والے صفات بھی اپنی زندگی میں لانا بہت ضروری ہے،

مقصد :۔ اکرام مسلم کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے اخلاق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق جیسے ہو جائیں اور ہم اپنی حقوق کی رعایت کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں.اگر حقوق کے ادا کرنے کا ماحول بن جائے تو پوری امت میں جوڑ پیدا ہو جائیگا.اخلاق اور معاملات کی درستی سے آپس میں جوڑ پیدا ہوگا اور غیروں کے ایمان میں داخل ہونے کے لئے راستے کھلیں گے، نماز ہم مسجد میں پڑھتے ہیں،روزہ ہمارے اندر

ہوتا ہے، زکوٰۃ صرف ایمان والوں کو دی جاتی ہے، حج کے علاقے میں غیروں کو جانا منع ہے، اسلئے غیر تو ہمارے اخلاق اور معاملات سے متأثر ہونگے۔ اخلاق اور معاملات کی درستی دین میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ معاملات کے متعلق اللہ تعالیٰ کے نبی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

فضیلت :۔

ایک حدیث پاک میں آتا ہے **مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا** ۔: جسکا مفہوم یہ ہے کہ جو دھوکہ دے وہ میری امت میں سے نہیں،

اور اخلاق کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مومن کے ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں،

اور ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہونگے جنکے اخلاق زیادہ اچھے ہونگے؛

اور ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور علمائے دین کی قدر نہ کرے وہ ہماری امت میں سے نہیں ہے،

اور ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو بندہ اپنے کسی بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے۔

اسلئے سب سے پہلے اپنے اخلاق کو حضور اکرم ﷺ کے اخلاق جیسے بنائیں:۔ حضور اکرم ﷺ کے اخلاق یہ تھے کہ وہ دشمنوں کو بھی معاف کرتے تھے،

واقعہ:۔ ایک یہودی عورت نے حضور اکرم ﷺ کو کھانے میں زہر دیا تھا اور اس عورت نے اسکا اقرار بھی کر لیا تھا لیکن پھر بھی حضور اکرم ﷺ نے اس کو معاف کر دیا اور اس سے بدلہ نہیں لیا؛۔

اسی طرح سے ایک اور شخص نے حضور اکرم ﷺ کے اوپر جادو کیا تھا معلوم ہونے کے باوجود حضور اکرم ﷺ نے اسے بھی معاف کر دیا،

حاصل کرنے کا طریقہ :-

اس اکرام کی حقیقت کو حاصل کرنے کے لئے چار لائن کی محنت کرنا ضروری ہے،

(۱) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر اکرام مسلم کی فضیلت کو خوب سننا ،اور

(۲) اکرام مسلم کی حقیقت کو لوگوں میں چل پھر کر خوب دعوت دینا،اور

(۳) اکرام مسلم کی حقیقت کو رورو کر دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے خوب مانگنا،اور

(۴) اکرام مسلم کی حقیقت کو اپنے اندر لانے کے لئے عملی مشق کرنا؛-

چار طریقوں سے عملی مشق کریں :-

(۱) مالی حقوق ادا کریں یعنی جس کا مال دبایا ہو اس کو واپس کر دیں،

(۲) جانی حقوق ادا کریں یعنی کسی کو تکلیف دی ہو زبان سے یا ہاتھ سے تو اس سے معافی مانگیں،

(۳) ہر ایمان والے کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور اسکے مرتبے کے مطابق پیش آئیں اور غیر ایمان والے سے بھی اچھا سلوک کریں،

(۴) اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں .سب کو فائدہ پہنچائیں .گنہگار سے نفرت نہ کریں بلکہ گناہوں سے نفرت کریں .جو اپنے لئے پسند کریں وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کریں،

یہ تمام اعمال یعنی ایمان .نماز .علم و ذکر .اکرام مسلم بے جان ہیں جب تک کہ ان کے اندر اخلاص پیدا نہ ہو جائے ،

اخلاص نیت

مقصد : —اخلاص نیت کا مقصد یہ ہے کہ ہم جو بھی نیک کام کریں وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کریں کسی کو دکھانے کے لئے نہ کریں .اگر کسی کو دکھانے کے لئے بڑے سے بڑا عمل بھی کرینگے تو اس کا ثواب کچھ نہیں ملیگا الٹا وہ عمل عذاب کا ذریعہ بنے گا .اخلاص سے کیا ہوا چھوٹا عمل بھی چھوٹا نہیں بڑا ہوتا ہے،اور ریا کاری سے کیا ہوا بڑا عمل بھی چھوٹا ہوتا ہے؛

اخلاص کے ساتھ رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی نیک عمل کرینگے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ احد کے

پہاڑ کے برابر عطا فرمائینگے، اگر دکھاوے کے لئے احد کے پہاڑ کے برابر بھی کوئی نیک عمل کرینگے تو رائی کے دانے کے برابر بھی اس کو اجر وثواب نہیں ملیگا، جیسے ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں تین آدمی لائے جائینگے،

(۱) پہلا-سخی،

(۲) دوسرا-مجاہد،

(۳) تیسرا-عالمِ دین،

ان تینوں کو بڑے بڑے نیک اعمال کرنے کے باوجود ریاکاری کی وجہ سے فیصلہ سنایا جائیگا کہ ان کو اوندھے منہ جہنم میں ڈھکیل دیا جائے، اور اللہ تعالیٰ کے لئے کیا ہوا چھوٹا سا عمل بھی جنت میں جانے کا ذریعہ بنیگا، جیسے

ایک گنہگار عورت نے ایک کتّے کو. اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے پانی پلایا تو اس چھوٹے سے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت کا فیصلہ سنایا۔ اس لئے ہم جو بھی نیک کام کریں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کریں؛

فضیلت :-

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ دین کے ہر کام میں اخلاص کا اہتمام کرو اسلئے کے اخلاص کے ساتھ کیا ہوا تھوڑا عمل بھی بہت کچھ ہے؛

ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اخلاص والوں کے لئے خوشحالی ہو کہ وہ ہدایت کے چراغ ہیں ان کے وجہ سے سخت فتنہ دور ہو جاتے ہیں.؛

اور ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو شخص کسی نیک کام کو دکھلاوے اور شہرت کی نیت سے کرے تو جب تک وہ اس نیّت کو صحیح نہ کرے اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں رہتا ہے،

حاصل کرنے کا طریقہ :-

اس اخلاص کی حقیقت کو حاصل کرنے کے لئے چار لائن کی محنت کرنا ضروری ہے،

(۱) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر اخلاص کی فضیلت کو خوب سننا، اور

(۲) اخلاص کی حقیقت کو لوگوں میں چل پھر کر خوب دعوت دینا، اور

(۳) اخلاص کی حقیقت کو رو رو کر دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے خوب مانگنا، اور

(۴) اخلاص کی حقیقت کو اپنے اندر لانے کے لئے عملی مشق کرنا؛

چار طریقوں سے عملی مشق کریں

(۱) اپنے آپکو لوگوں کے لئے خادم [خدمت کرنے والا بنادیں] بنادیں،

(۲) ہر عمل کے وقت تین مرتبہ اپنی نیت کو ٹٹو لے،

پہلا کسی بھی عمل کے شروعات میں، (۲) عمل کے درمیان میں، (۳) عمل کے آخر میں. اپنی نیت کا جائزہ لے کہ میں یہ عمل کس کے لئے کر رہا ہوں،

(۳) ہر عمل کے بعد دو کام کرے، پہلا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ دوسرا استغفار کرے،

(۴) ہر چیز میں سادگی لائے۔ جیسے کھانے میں، پینے میں. مکان میں غرض ہر چیز میں،

ان صفات کو اپنی زندگی میں داخل کرنے کے لئے اپنی جان۔ مال۔ وقت کو لیکر اللہ کے راستے میں نکلے،

دعوت الی اللہ

مقصد:—

دعوت الی اللہ کا مقصد یہ ہے کہ ہماری جان، مال، اور وقت کی ترتیب صحیح ہو جائے. یہ جان مال وقت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک اہم نعمت ہے؛ اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے خرچ کرنے والے بن جائیں،

قرآن پاک میں ہے کہ مومن کی جان اور مال اللہ تعالیٰ نے جنت کے بدلے خرید لیا ہے، جان اور مال اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے۔ اس لئے ہم ان دو چیزوں کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرینگے تو قرآن پاک کے فیصلے کے خلاف ہوگا، جب تک امت کا جان اور مال کا استعمال صحیح تھا دین دنیا میں عام تھا۔ جب سے جان اور مال کا استعمال غلط طریقے سے ہونے لگا تو غیر محسوس طریقے سے دین زندگیوں سے نکلتا چلا گیا،

تاریخ اٹھا کر دیکھیں کہ حضور اکرم ﷺ اور صحابہؓ نے جان اور مال کہاں لگایا۔ پتہ چلیگا کہ سب سے زیادہ دین پر لگایا پھر بیوی بچّوں پر اور ضرورت مندوں پر لگایا۔

جیسے حضور اکرم ﷺ نے اپنی جان اور مال کو دین کے لئے لگا دیا بلکہ آپ کی پوری زندگی جان اور مال کی قربانی سے بھری پڑی ہے،

اپنے مبارک بدن کو زخمی کروایا، اپنے پیٹ پے دو دو پتھر باندھے، اپنے جوتے مبارک کو خون سے رنگین کروایا، دو دو مہینے تک گھر میں چولھا نہیں جلا۔ اسی طرح صحابہؓ نے بھی دین کے لئے جان اور مال کی قربانی دی،

حضرت ابو بکرؓ نے اپنا پورا جان اور پورا مال لگایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنی آدھا مال لگایا، حضرت عثمانؓ نے اپنی تہائی مال لگایا۔ اسی طرح ہر صحابیؓ نے قربانی دی .کسی نے اپنی بیوی کو بیوہ کیا تو کسی نے اپنے بچّوں کو یتیم کیا، بحر حال ہم بھی اسی طرح حسب توفیق دین کے لئے جان مال اور وقت کی قربانی دینگے تو اللہ تعالیٰ بغیر محنت کے مال دینگے .اور بغیر مال کے چیزیں دینگے، اور بغیر چیزوں کے کام بنائیں گے،

اسی لئے علمائے کرام نے اور بزرگان دین نے اپنے جان اور مال کو صحیح لگانے کے لئے ایک ترتیب بنائی ہے وہ یہ ہے کہ زندگی کی مشغولی میں سے نکل کر چار مہینے اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگائے؛ پھر ہر سال کا چلّہ اور ہر مہینے میں تین دن اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگائے، تو انشاء اللہ بہت بڑا فائدہ ہوگا،

فضیلت:- ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں تھوڑی دیر کے لئے نکلنا دنیا اور دنیا کے تمام چیزوں سے افضل ہے،

اور ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں تھوڑی دیر کے لئے نکل جانا حجر اسود کے سامنے شب قدر میں عبادت کرنے سے افضل ہے،

حاصل کرنے کا طریقہ

اس دعوت الی اللہ کی حقیقت کو ہماری زندگیوں میں لانے کے لئے چار لائن کی محنت کرنا ضروری ہے،

(۱) فضائل کے حلقوں میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کی فضیلت کو خوب سننا، اور

(۲) اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کی لوگوں میں چل پھر کر خوب دعوت دینا، اور

(۳)دعوت کی حقیقت کورورو کر دعاؤں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے خوب مانگنا،اور

(۴)دعوت کی حقیقت کواپنے اندر لانے کے لئے عملی مشق کرنا،

چار طریقوں سے عملی مشق کریں:۔

(۱) باہر کی محنت ہے جس میں سب سے پہلے چار مہینے اور ہر سال کم از کم ایک چلّہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینا،

(۲) مقامی محنت ہے جس میں مقامی پانچ کام ہیں،

(۱)مشورہ

(۲)مسجد اور گھر کی تعلیم.

(۳)ڈھائی گھنٹہ مسجد کی آبادی کے لئے.

(۴)ہفتے کے دوگشت.اور.

(۵)مہینے کے تین دن،

(۳)اس محنت کو ہر حالت میں کرنا ہے.غریبی ہو یا مالداری۔صحت ہو یا بیماری۔مشغولی ہو یا فرصت ہو۔جوانی ہو یا بڑھاپا ہو۔ہر حال میں کرنا

(۴)اس محنت کو ہر وقت کرنا ہے. سردی میں۔گرمی میں۔برسات میں۔ہوامیں،غرض ہر موسم میں کرنا،۔

اللّٰہ سبحانہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین